

بچوں کو فیض

رقیب حسین

مسئلہ بھی، جس کی وجہ سے وہ اکثر غلط قائم کی طرز زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان تمام مسائل کے بیچ آگے بڑھتے رہنے اور بہتر مستقبل کے لئے جدوجہد کرنے کا جوش برقرار رہتا ہے۔ یہ جوش بعض افراد اگر بپوس کے مشالی کام سے ظاہر ہوتا ہے جسے میں ”امریکی طرز حیات“ کہتا ہوں کیونکہ اس میں ہر فرد کے لئے تو جا اور گلری مدنی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

شیوا رک شہر کے غریب ترین علاقوں، ہر یہم اور برلنکس کے دورے کے وقت آپ ایک بالکل مختلف دنیا میں ہوتے ہیں۔ یہ وہ مقامات ہیں جو کہ دنیا کی مالی راجدھانی کے بالکل قریب واقع ہیں لیکن یہی وہ علاقے ہیں جو وال اسٹریٹ کے شراث سے اب بھی کافی دور ہیں۔ برلنکس میں مجھ پر یہ بچ روشن ہوا کہ لوگوں کا ایک چھوٹا سا گروپ بھی اپنے علاقے کیلئے کافی بڑا فرق پیدا کر سکتا ہے۔ وہاں میں نے خوش و خرم نوجوانوں کا ایک گروپ دیکھا جو برلنکس ندی کو ایک گندی ست گام نہر سے بدل کر اپنے علاقے کا ایک صحت مند حصہ بنانے میں مصروف تھے۔ نوجوانوں کے اس گروپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ مقامی ماحول میں تبدیلی پوری آبادی کا جذبہ بلند کر سکتی ہے اور اس حد تک کہ مقامی باشندے اپنی حق حلal کی کمائی سے سڑک کے کسی ٹوٹے ہوئے حصہ کی بھی مرمت کر سکتے ہیں۔ یہ کوئی بہت بڑا کام نہیں تھا۔ مالیہ کے خرچ کے حوالے سے مقامی انتظامیہ پر بھی اس کا کوئی اشتبہی پڑا، لیکن جو شخصی مجرموں وہاں رہتے ہیں ان کے لئے واقعی یا ایک بڑی بات تھی۔

میں نے وہاں بیویارک میں نوجوانوں کی سب سے بڑی غیر منافع بخش آزاد تنظیم پوپیس آٹھیلیک ایگ کا بھی کام دیکھا۔ وہ لوگ ہر سال ۲۰ بڑا ریز کے لڑکیوں کی زندگیاں تبدیل کر رہے ہیں۔ ان کے یہاں مفت تفریحی، تعلیمی، ثقافتی اور سماجی پروگرام کے ساتھ میں سکل واقعی یوچہ سینٹرچے

جگہ تھی۔ بھیڑ میں سے کسی نے ایک سوال کیا ”ہے۔ کیسے ہو؟“ میں اس وقت واٹشنن ڈی سی پنچاہی تھا۔ سامان ڈھونڈتا ہوا امیگریشن سے باہر نکل رہا تھا۔ یہ میرا امریکہ کا پہلا دورہ تھا۔ اور اس کا کوئی امکان نہیں تھا کہ وہاں میرا کوئی جانے والا انکل آئے۔ حیرت میں میں نے اس آواز کی طرف دیکھا۔ ادھیڑ عمر کا ایک آدمی میرے سامنے کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر سکراہٹ پھیلی تھی۔ میں کسی بھی طرح یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ شخص مجھے کسے جانتا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ائرپورٹ کے اسٹاف کارکن ہے۔ اس نے سامان والے حصے تک پہنچنے میں میری مدد کی۔

اس وقت مجھے اس سچائی کا سرے سے علم نہیں تھا کہ یہ امریکی طرز حیات ہے۔ اس کی ایک مثال ہے کہ وہاں کس طرح عام لوگ اپنے چہرے پر مسکراہٹ لئے جل کر چھوٹے چھوٹے مسائل کو حل کر لیتے ہیں۔ امریکے کے ایک مہینے کے دورے کے دوران میں نے میں سب سے اہم بات جانی۔ میرا یہ دورہ امریکی تخلیخ خارجہ کے لیے چھلیدر شپ پروگرام کے سطح میں تھا۔ مجھ پر یہ بچ کھلا کہ جس امریکہ کو ہم گلوی میگزین، فی وی چیناؤ اور ہالی ووڈ کے حوالے سے جانتے ہیں امریکے اصل میں وہ نہیں ہے۔ امریکے کے بھی اپنے چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں۔ ان میں تعلیم اور تحریک اسکولوں سے نکل جانے والے بچوں کے معاملات بھی ہیں اور ان بستیوں کے بھی جو پوری طرح ترقی یافتہ نہیں۔ فشایت کی لات کا معاملہ بھی ہے اور مذہبی اختلافات کا بھی۔ ملک میں رونما ہونے والے سیاسی و اقتصادی میں نوجوانوں کی شرکت کے نقدان کا بھی ہے اور اسکوں کا وقت ختم ہونے کے بعد لوٹ کر گھر آنے والے بچوں کے لئے کرنے کے لائق کوئی کام نہ ہونے کا





سینٹ لوئیس کے نزدیک
مسوری کے پیسیک ہائی
اسکول کے طلبے انٹر نیشنل
وزیر کے لئے نفہ سرانی
کرتے ہوئے۔ آرنس پروگرام
طلبے کو کلاس سے باہر کی
سرگر میون کے لئے موقع
فرامہ کرتا ہے۔

میں جانے پر مجبور نہیں ہوتے۔ ان مراکز پر وہ تعمیری سرگرمیوں 'جیسے پڑھائی، کھیل کو، پینٹنگ یا مویشی کی تربیت میں صرف ہو جاتے ہیں۔ اور مجھے لگتا ہے کہ جس انداز سے ہمارے یہاں شہری مزاج بن رہا ہے، خاندانوں سے الگ ہو کر لوگ چھوٹے ٹھوٹے نبیوں میں رہنے لگے ہیں، ماں باپ دونوں کام کرنے لگے ہیں، یہ ضروری ہو گیا ہے جلدی بدری ہندوستان کے کم نوجوانوں کی بھی اسکول کے بعد کے اوقات میں دیکھ بھال کے لئے ایسے ہی مراکز قائم کئے جائیں۔ امریکی معاشرے میں جو چیز کارگر ہو رہی ہے وہ ہے تھوڑی سی درودنی، تھوڑی سی ذاتی کوشش۔ کہیں سے کسی مدد کے آنے کا انتظار کرنے سے گریز اور خود مدد کے لئے آگے بڑھنے کا جذبہ۔ اور کسی اجنبی کے لئے کسی عام آدمی کی طرف سے سیدھے سادے لفظ جیسے کہ "ہے۔ کیسے ہو" خود میں معاشرے کا تعارف کرادیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا معاشرہ ہے جو حقیقی دھیان رکھتا ہے، اپنے لوگوں کاہی نہیں اجنبیوں کا بھی۔ □

ریب حسین نکتہ میں ہندوستان ناگس کے پہلوں کا رپاٹنگ کے لئے ایک جگہ فراہم کرتے ہیں۔ وہ اپنے خالی یا خطرناک گھروں کو

ہند امریکی ربط کا جشن

من: دیبا نجلی ککاتی، فوٹو گراف: بہمنت بھٹاناجر

سینٹ رائچ مال میں ۱۵۰۰۰ اسماجن کی بھیڑ کے سامنے لڑکوں کے اس بیڈن سے سامنے کو محکور کرڈا۔ نارومن انڈیا فریڈ گ کپنی میں کام کرنے نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ یوگ اس کی عجیبیت ہے یہیں کہ جو مظاہر ہو، والی ۲۳ سالہ بیٹا رائے نے کہا "یہ بہت اچھا رقص ہے۔ اسے یہاں کر دے یہیں کوئی اپنے گھر پر نہ کرے۔ اس بیڈن کے لڑکوں نے ہندوستان میں پھولنا پھلانا چاہیے۔ اور یہ حاف نظر آ رہا ہے کہ چالاگ، ٹوست بٹاہنہ ناگلکن ہیڈ اسٹینڈ اور اپنے بچوں پر رقص کرتے تو جوانوں کے لئے یہ بہت اچھا ہے۔"

ہاوی کروئے غنی ولی کے بلوٹس اسکول میں ہم عمر رقص کے

ٹلپے کیلے ڈافس ورکس پر فارمنگ آرٹس کپنی کے ساتھ مل کر ایک درشاپ بھی کیا۔ ہاوی کرو کے اس دورہ ہند کا اہتمام ایجنٹس، سینٹ رائچ مال اور نیکٹی تھری پاؤ اکٹ فائیٹریڈ ایف ایم نے نیل کر کیا تھا۔

ہاوی کرو ایسے نوجوان لوگوں کا ایک گروپ ہے جنہوں نے اپنے گھلوں میں غنٹہ گردی اور نشیات خوری میں جلا ہونے کے بجائے اپنی تو اپنی رقص میں لگا دی۔ ان لوگوں نے زندگی میں ایک ثابت چڑکو چھا ہے اور اپنے غنائیت بھرے رقص کے ذریعہ پری دنیا میں



نظر میں، ایک عام سے نوجوان لوگوں کا گروپ نظر آتا ہے۔ ان کے لئے اسے ان کی پہلوں، بھتی جو میں، دھمکی و خالی ٹی شرٹ اور موتی سے بیمار لیکن وہ اٹھ پر قدم رکھ دیں اور جیڈی کی حکم عدوی پر آمادہ قدم اٹھانے لگیں تو سامنے کو کبھی اپنی حصوں پر ناچ کے لئے مجبور کر دیتے ہیں۔

رک کیس رگو، ڈی جے، کلپ ون، جوز ہر ان ڈیزائن، جوئیں مارنے، آن آنڈول جان ڈریجی اور کرک پیچرے مشتعل امریکی طائفہ ہاوی کوہ جوں میں ہندوستان کے دورے پر تھا۔ یہ طائفہ اپنے حصوں نکلاس ہسپ ہوپ برائل کے ساتھ دورے پر آیا تھا۔ تو یہاں، اتر پردیش کے داشیں: ہبہ ہاپر رک اور جوئی مارٹینیز نویڈا کے سینٹر استیج مال کے پروگرام کے دوران ہندوستانی رقمن کے آداب سینکھتے ہوئے، باشیں: اسپین کی ایڈیٹر انجیف کوریٹا سینڈنرس ہاوی کورو کے ساتھ۔





ہاوی کوروک جوٹل مارٹینز اپنے
مخصوص رقص ہیلی کاپٹر سے
ناظرین کو سینٹر اسٹیج مال نوئیدا
میں حیرت زدہ کر تے ہوئی یہ
پروگرام اسپین مال اور ریڈ ایف ایم
کے اشتراک سے منعقد ہوا تھا
(بائیں) نی جس جوس ہر منڈیں۔

نجیانوں تک اپنا پیغام لے کر جا رہے ہیں۔ نی دلی میں اُسی نیوٹ آف نجیتھر میں آرکی پیچ کے ایک طالب علم ایکس سالہ عما الدین نے کہا ”یہ لوگ نوجوانوں میں ایک عمده پیغام عام کر رہے ہیں۔ ہادی کورو نے بڑی اچھی کارگزاری کا مظاہرہ کیا۔ اور ہمیں ایسے ہندوستانیں کی، جنہوں نے اٹچ پر پہلی بار جا کر ہر سے سے کارکردگی کی، جبکہ ہوئی صلاحیتوں کو بھی دیکھنے کا موقع ملا۔“ واضح رہے کہ مال میں کئی نوجوانوں کو اٹچ پر رقص کرنے کے لئے بیان گیا۔ دلی پیک اسکول کی ایک طالبہ ۱۸ سالہ سورجی داور نے کہا ”میرے لئے تو یہ ایک خواب کا حقیقت بنتا ہے۔۔۔ مجھے حقیقی معنوں میں ہپ ہوپ رقص کرنے والے اس گروپ کے لوگوں کے ساتھ ڈائس کرنے کا موقع ملا۔“ اس کے پہلے میں ہادی کورو ناظرین میں کچھ لوگوں سے اٹچ پر ہی بھاگڑا کا ایک کریٹس کورس کرنے کا موقع مل گیا۔

ہاوی کورو کا ستر تقریباً اسال پہلے اس وقت شروع ہوا تھا جب ٹیکس ہیڈریانے گھر میں فری اسٹاک ڈائس کرنے والوں کا ایک گروپ کو روشنایا۔ کورو ناٹش آف دا ہدم اوڈی اسی کا مخفف ہے۔ اس گروپ میں مبہرا تے جاتے رہے لیکن اس کی رٹکارگی نے یہ بات تینی ہیلی کیکس میں یا بھائی قابل احترام میڈیا کے درجے پر برقرار رہے۔ ۱۹۹۰ کی دہائی کے آخری برسوں میں ہاک یا ہاکنی ایک اور گروپ ریاست میں تقریباً ہر چیز کو دکھاتے ہوئے اس سے اہم مقابلہ جاتی گروپ بن کر اسکرپٹ اگرچہ ہادی اور کورو دلوں دوست ہیں لیکن ان کے درمیان مقابلہ بھی کبھی بہت گرم ہو جاتا تھا۔

۲۰۰۰ میں کرو نے ڈلاس میں آٹھ آٹھ فلم مقابلہ جیتا۔ تکی فائل مقابلہ کیلئے اسے شکا گوجانے کا موقع ملا۔ اس دوران ایک بات یہ ہوئی کہ کورو میڈیا کا ایک رکن اسکول کی وجہ سے شکا گوئیں چاکا۔ اس وقت ہاک کے ایک مبہرے کورو کا ساحہ ہیدیا۔ اور اسی کے ساتھ ہادی کو روکا جنم ہوا۔ ادھر کے پاٹچ برسوں سے ہادی کورو کے ہمراں ہیومن اٹھ پیڈنٹس اسکول ڈسٹرکٹ کے ہپ ہوپ انسلکٹر ہیں۔ یہ کس میں سب سے بڑا پیک اسکول ہے۔

جنیارک شہر کے کچھ محلوں جیسے کہ برلنکس، کونس اور برکلین میں افریقی امریکی بسادری میں ۱۹۷۰ کی دہائی کے ابتدائی برسوں میں ہپ ہوپ ناٹی شفافی تحریک شروع ہوئی۔ ہپ ہوپ ۱۹۷۳ عناصر پر مشتمل ہے۔ ایک ہے ایم سی ایگ وسراڈی جے ایگ تیراگر لئی جو تھا بیک ڈانسگ۔ ہپ ہوپ اس وقت شروع ہوا جب ڈی جیز نے فنک اور ڈسکو گیتوں سے ساز پر مویشی کو الگ کرنا شروع کیا۔ ۱۹۸۰ کی دہائی میں یا مل دھارے کی مویشی کا حصہ بنا اور ۱۹۹۰ کی دہائی تک دوسرے لکوں میں گھیل گیا۔ □

[شانی ورما اور قاسم رضا کی روپیوں کی بنیاد پر]

